

مولانا محمد اکرم رحمانی
درس جامعہ سلفیہ

ترجمة القرآن الكريم

رحمت و شفقت (قسط نمبر 4)

تورقانی: وما ارسلناک الا رحمة للعالمین: (الانبیاء: 107)

ترجمہ: اور ہم نے آپ کو تمام جہان والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

قارئین کرام! مگر شیعہ کالم میں مذکور عنوان کے تحت اختصار سے تذکرہ کیا تھا کہ آنحضرت ﷺ دیگر طبقات کی طرح بچپن کے لئے بھی بہت زیادہ شفقت و رحم تھے۔ آج کی قریشی عورتوں کے لئے سرور کائنات علیہ التحیۃ والسلام کی خصوصی رحمت و شفقت کا تذکرہ کرنا مقصود ہے۔ اسلام سے قبل دور جاہلیت میں عورت کو انتہائی حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ وہ مردوں کے ظلم و جور و استبداد کا تحقیر مشین بنی ہوئی تھی کہ اس کو دراثت سے بھی محروم کر دیا جاتا تھا۔ سرور کائنات مجسم رحمت و شفقت ﷺ نے عورتوں کو تمام حقوق عطا فرمائے اور ہر لحاظ سے عورت کو واجب الاحترام قرار دیا۔ ماں، بیٹی، بہن اور بیوی کی حیثیت سے عزت و تکریم عطا فرمائی اور ان کے حقوق کا بھی تعین فرمایا۔ مندرجہ ذیل احادیث رسول ﷺ سے اندازہ لگائیے کہ عورت پر رحمت کائنات نے کس قدر شفقت فرمائی۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اکمل المؤمنین ایماں احسنہم خلقا و خیار کم خیار کم لسانہم (جامع ترمذی باب ماجاء فی حق المرأة علی زوجہا) ترجمہ: سب سے زیادہ کامل ایمان والے وہ لوگ ہیں جو مسلمانوں میں سب سے بہتر ہیں۔ اور تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو تم میں اپنی عورتوں کے حق میں سب سے بہتر ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خیر کم خیر کم لاهلہ و انا خیر کم لاهلی: (مشکوۃ المصابیح کتاب النکاح۔ باب عشرۃ النساء) ترجمہ: تم میں سب سے اچھا وہ ہے جس کا اپنی بیوی سے سلوک اچھا ہے اور میں اپنے اصل وصال کے ساتھ حسن سلوک کے معاملے میں تم سب سے اچھا ہوں۔ چونکہ اکثر خواتین قدرتی اور طبعی طور پر حساس، نرم دل اور جلد باز پیدا کی گئی ہیں اسلئے نبی کریم ﷺ نے انکی اس بے حساسی پر مردوں کو صبر کرنے اور ان سے اچھا سلوک کرنے کی تلقین فرمائی۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتوں کے بارے میں میری وصیت قبول کرو۔ کیونکہ وہ پہلی سے پیدا کی گئی ہیں اور پہلی میں سب سے عزیز چیز اسکا اور والا حصہ ہے اگر تم اسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اسے توڑ دو گے۔ اور اگر اس کی حالت پر چھوڑ دو گے تو وہ غیری ہی رہے گی جس تم عورتوں کے معاملے میں میری وصیت قبول کرو۔ (مشفق علیہ: مشکوۃ المصابیح۔ باب عشرۃ النساء) رحمت و شفقت ﷺ کی مذکورہ وصیت پر عمل کرنے میں خوشگوار گھڑیلے زندگی کا راز مضمر ہے۔ جو مرد حضرات انکے برعکس عورت کے ساتھ وحشیانہ اور بے رحمانہ اور تشدد و اندرونی اختیار کرتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ اس طرح وہ اسے سیدھا کر لیں گے وہ خام خیالی میں مبتلا ہوتے ہیں اور ان کا گھر جہنم کدہ بنا رہتا ہے یا بھڑپلائی کی وجہ سے اجڑ جاتا ہے اور اگر بچے بھی ہوں تو انکی زندگی انکے بے باوجود جاتی ہیں۔ اسلئے مرد حضرات کو رعایا نہ فقط حسن سلوک کرتے ہوئے اپنے گھر کو امن و سکون کا گہوارہ بنانا چاہئے۔ اور ہمیشہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد یاد رکھنا چاہیے جو آپ نے جبر الوداع میں عظیم الشان جمع میں فرمایا تھا: "انقوا اللہ فی النساء" کہ عورتوں کے معاملات میں اللہ سے ڈرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ تمام اصل اسلام مذکورہ بالا احادیث پر عمل کرنے کی تلقین عطا فرمائے۔ آمین

ترجمة الحديث

شرم و حیاء کی اہمیت و فضیلت (قسط نمبر ۳)

حدیث: عن جابر بن عبد اللہ قال لما بنیت الکعبۃ ذهب البنی علیہ السلام و رضی اللہ عنہ یقلان الحبارۃ فقال العباس للنبی ﷺ اجعل ازارک علی رقبۃک ففخر الی الارض فطمعت عنہا الی السماء فقال ارنی ازاری فشدہ علیہ: (صحیح بخاری۔ کتاب النکاح۔ باب فضل مکہ و بنیائہا)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ جب (جاہلیت کے زمانے میں) کعبہ کی تعمیر شروع ہوئی تو آنحضرت ﷺ اور حضرت عباسؓ (آپ کے چچا محترم) پتھر خنجرل کرنے لگے تو حضرت عباسؓ نے آنحضرت ﷺ سے کہا کہ آپ اپنی چادر اتار کر کندھے پر ڈال لیجئے (آپ نے ایسا ہی کیا) برہنہ ہوتے ہی آپ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے۔ آپ کی آنکھیں آسمان کی طرف لگ گئیں آپ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا میری چادر، میری چادر۔ پھر آپ نے مضبوطی سے چادر باندھ لی۔ قارئین کرام! مذکورہ حدیث میں رسول اللہ ﷺ کی شرم و حیاء کا تذکرہ ہے کہ آپ نبوت سے پہلے بھی برہنگی اور عریانی کو پسند نہیں فرماتے تھے۔ اور جو نبی آپ کا جسم مبارک برہنہ ہوا تو آپ بے ہوش ہو کر گر پڑتے ہیں۔ اور ہوش میں آتے ہی اپنے جسم مبارک کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ نبوت کے بعد آپ کا یہ حال تھا جیسا کہ حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ: کان رسول اللہ ﷺ ماشد حیاء من العزراء فی خدرہا (مشفق علیہ اریاض الصالحین۔ کتاب الادب) کہ رسول اللہ ﷺ پردہ نشین کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیا دار تھے۔ برہنگی اور عریانی شرم و حیاء کے خلاف اور منافی ہے۔ اسلئے سرور کائنات ﷺ نے اس سے منع فرمایا: جیسا کہ ارشاد گرامی ہے "ایسا کم و التعمری فان معکم من لا یفارکم الا عند العائط و حین یفرض الرجل الی اہلہ فاستحیوہم و اکرموہم: (جامع ترمذی باب ماجاء فی الاستئذان عند الجماع) ترجمہ: عریانییت سے بچو کیونکہ تمہارے ساتھ فرشتے ہوتے ہیں جو تم سے جدا نہیں ہوتے مگر قضاء حاجت کے وقت یا اپنی بیویوں سے مخصوص تعلقات کے وقت، تم ان (فرشتوں) سے حیا کرو اور ان کی تکریم کرو۔ معلوم ہوا کہ شرم و حیاء کا تقاضا ہے کہ انسان ہر قسم کی برائی اور بے حیائی نیز فواحش و منکرات سے اپنے آپ کو بچائے لیکن یہ بات یاد رہے کہ قن بات کہنے اور شرعی مسائل کے پوچھنے اور علم کے حصول اور اساتذہ سے طلباء کو مسائل سمجھنے میں ہرگز حیا اور شرم مانع نہیں ہونی چاہیے۔ جیسا کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ انصار صحابیات کی تعریف کرتی ہوئی فرماتی ہیں کہ "نعم النساء نساء الانصار لم یکن یمنعنہن الحیاء ان یتفقہن فی الدین: (بخاری، کتاب العلم) ترجمہ: کہ انصار کی عورتیں کھدرا جی ہیں کہ دین کے مسائل میں سمجھ بوجھ حاصل کرنے میں انکو حیا مانع نہیں ہوتی۔ حضرت امام بخاریؒ نے حضرت مجاہد کا قول بیان فرمایا ہے "لا یتعلم العلم مستحی ولا مستکبر" (بخاری کتاب العلم) کہ جو شخص شرم و حیاء کرے اور جو غرور دار و تکبر میں مبتلا ہو (استاذ کو کوئی اہمیت نہ دیتا ہو) وہ علم حاصل نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ وہ تمام اصل اسلام کو شرم و حیاء کے زیور سے مزین فرمادے۔ آمین